



سوال

(316) تارک نماز کا روزہ اور حج قبول نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری والدہ کا کچھ عرصے پہلے انتقال ہو گیا تھا انہوں نے کبھی بھی رمضان کے روزے نہیں رکھے تھے، اور نماز بھی انہوں نے اپنی عمر کے صرف آخری سال میں شروع کی تھی، انہوں نے حج کی بھی نیت کی تھی مگر موسم حج سے پہلے ہی ان کا قتلنے الہی سے انتقال ہو گیا تو کیا جائز ہے کہ میں ان کی طرف سے ان مہینوں کے روزے رکھوں جو انہوں نے نہیں رکھے تھے؟ یاد رہے انہوں نے وفات سے پہلے نماز شروع کر دی تھی کیا میں ان کی طرف سے حج بھی کر سکتا ہوں؟ امید ہے جواب عطا فرمائیں گے اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر سے نوازے کیا کوئی ایسے طریقے یا ایسی عبادات ہیں جن کو میں ادا کر کے ان کا ثواب اپنی والدہ کو پہنچا دوں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ترک نماز کے ساتھ ساتھ آپ کی والدہ نے جن روزوں کو ترک کیا آپ ان کی قضاء نہیں دے سکتے کیونکہ ترک نماز ایک کفر ہے جس سے علم رائیگاں ہو جاتا ہے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((العهد الذی بیننا و بینکم من الصلاة فمن ترکها فقد کفر)) (جامع الترمذی، الایمان، باب ماجاء فی ترک الصلاة، ح: 2621 و مسند احمد: 5/346/355)

”ہمارے اور ان کے مابین عہد نماز ہے جس نے اسے ترک کر دیا اس نے کفر کیا۔“

اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ اور اہم سنن نے حضرت بریدہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اس موضوع سے متعلق اور بھی بہت سی احادیث ہیں جن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ تارک نماز کافر ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمادی اس کے بعد انہوں نے جن روزوں کو ترک کیا آپ ان کی قضاء دے سکتے ہیں کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

’من مات و علیہ سیام صام عنہ ولیہ‘ ((صحیح البخاری الصوم باب من مات و علیہ صوم ح: ۱۹۵۲ و صحیح مسلم الصوم باب قضاء الصوم عن الميت ح: ۱۱۴۷)

”جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے۔“

اگر آپ یا اس کے رشتہ داروں میں سے کوئی اور روزے نہ رکھ سکے تو آپ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو نصف صاع کھجور یا چاول یا جو آپ کے شہر میں خوراک کھائی جاتی



ہو! دے دیں۔ آپ کے لیے مشروع ہے کہ ان کے لیے کثرت سے دعا اور صدقہ اس امید سے کریں کہ اس سے اللہ تعالیٰ اسے نفع پہنچا دے گا بشرطیکہ انہوں نے وفات سے پہلے کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو اسلام سے ارتداد کا موجب ہو۔ آپ ان کی طرف سے حج کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر نیکی کی توفیق اور اعانت عطا فرمائے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 243

محدث فتویٰ